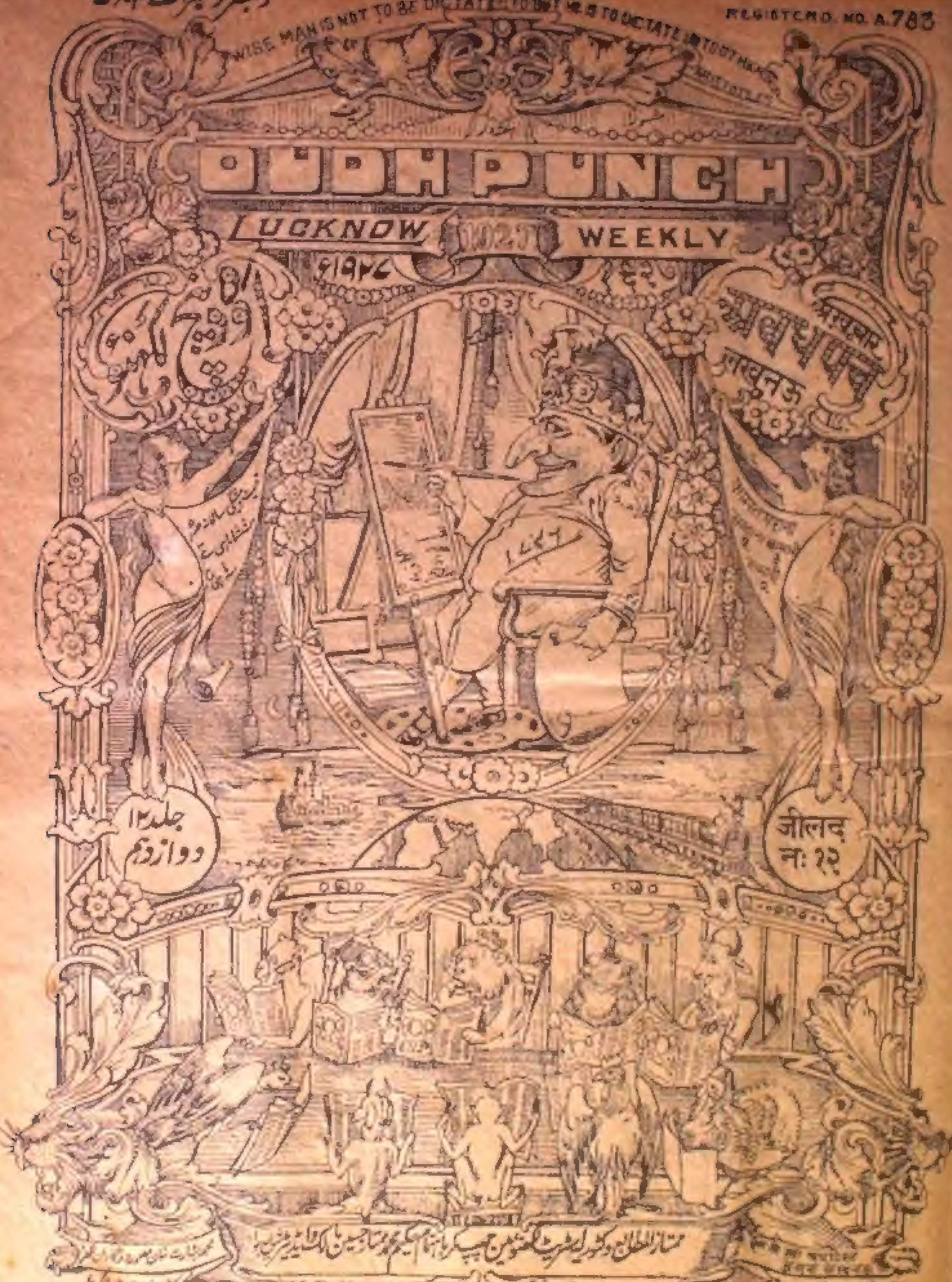


اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ کی ترقی کا راز صفائی معاملات اور سچائی ہے۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کیجاتی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائیگی۔ یہہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ **اودھ پنچ** ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اوسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اوسمین آپکے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپ کے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہون تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اونھین لازم ہے کہ **چھ سالانہ** خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالین۔ دام و درم نہین تو قدمی کوشش سے فائدہ اوٹھائین۔ مذہب یا ناداری یا تیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکوین یہان سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہین وہ راستے مین کاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب مین پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہین۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزارون خریدارون کے دولتخانے پر نیازمند منیجر خود نہین پہونچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائین ناخوش کرنا مقصود نہین ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہین ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اوسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہین کیجاتی۔ پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت مین منیجر اودھ پنچ کا نام نہین ہے اونکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی مسلک پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اونکی واپسی کے بھی ہم مجبور نہین ہین۔

(۱۰) مضامین صاف خط مین کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائین مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اون مین نہو۔ فقط

نوٹ | جو حضرات خریدار ہین اونھین خطوط اور منی آرڈر مین نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اون کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۳۷

مضامین عنبر

(۲۰ اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء)

ایک پُرلطف عرضی

"از سلطانی ہند وردی"

ہماری سرکار کی برکتیں ہیں جیسے تعلیم کا دریا بہا دیا کہ ہر کس و ناکس۔ امیر و غریب تعلیم سے فیضیاب ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ہندوستان میں انٹرنس پاس آنکھ میں گھس سکے لگانے کو میسر نہ تھے۔ مڈل پاس کیا اور میکانے کے بھیرو ہو گئے۔ بن بیٹھے جنٹلمین۔ سرکار خوشامد کرتی تھی کہ جاں پڑھو۔ دفتر سونا پڑا ہے۔ رجسٹر سامنے دھرے ہیں۔ کام کسی طرح نہیں چلتا۔ بنا دو کہ دفتر کے واسطے بھی ہم سند دار پاس کلرک لائیں۔ اور وہ جن بھی تو کیا تم انہیں بڑی بڑی تنخواہوں کا بوجھ سنبھال سکو گے۔ یا رو پڑھو لکھو کہ بے علم توان بود دفتر رسیدہ۔ ملکی امارت سر کرنے میں جہاں سو جہت لوگ جاتے ہیں کہ تمہاری زبان اور ہماری زبان اور ہے ہمیں حکومت کرنی ہے۔ پہلے تمہاری زبان سیکھتے ہیں تمہیں بھی لازم ہے کہ ہماری زبان سیکھو دو بہت سے شریف ہونے والے ہمارا کو تو ترش تو خواہ نہیں تمہاری زبان سیکھنے کی زحمت تو اٹھانی پڑے۔ میاں پڑھو گے لکھو گے تو ہو گے نواب تحصیلداری کہیں گئی نہیں ہے۔ ہمارا یہ حال تھا کہ نوکری کا نام سنا اور دوڑے آیا پالنے میں بچہ جیسی پیدا ہو گئی ارے ہم اور نوکری۔ نوکری اور ہم۔ زمینداری اور نوکری۔ ہاں تم کھیتی اور پشت چاکری کا مقابلہ۔ شان میں بٹا لگ جائیگا برادری والے کہیں گے نواب صاحب کا گھر بگڑ گیا۔ صاحبزادے نوکر ہیں۔ پنڈت جی کا دیوالہ نکل گیا۔ لڑکا دفتر میں ملازم ہے۔ اسکے علاوہ مذہب کے شیشے میں بال آگیا ہے۔ شریفانہ بول چال تو صاحبزادے بھول گئے۔ دن رات گٹ پٹ کرتے ہیں۔ پر پاس سے ٹوپی لے کلو کر کیا ہو سکتا ہے سب ہیچ تا او۔ اب کرسی پر بیٹھتے ہیں میز آگے لگانے ہیں۔ فرش پر جوتوں سمیت چلتے ہیں۔ یا اللہ یہ بزرگوں کے رئیس اور نوکری! انوکھی تصاویر لگے خدا نے ہر گھر میں جوتی جوتی عنایت کی ہے بیٹھ کر مزہ بیٹھ کرو۔ جب تک خدا دیتا ہے عزت کرو۔ نوکری کرے تمہاری پاپوش۔ بھلا بتاؤ باپ نوکر تھے دادا نوکر تھے پردادا نوکر تھے۔ آخر تمہارے گھرانے میں نوکری کس نے کی تھی جو تم گھرانے بھر کی ناک کٹوا کے نوکر ہو گئے۔

رفتہ رفتہ خیالات کے مداری نے قلابازی کھائی وہی بڑے بول سامنے آگئے۔ وہ وقت آگیا نوکر تھے۔ پھر جائیداد دس ہزار دالروں بڑے زمیندار اپنا پر دادا بڑھا کہ میرے ایک علاقے کے بہتر ٹکڑے ہوئے اور بہتر را جاؤں کی بالشت بالشت بھر کی ریاستیں کنبے کا بیٹ سنبھال نہ سکیں۔ وضع نبھتی کیونکر۔ رئیس تھے کا چارہ ٹاسان نہیں تصور تھا جیسا بات کی وضع میں ایا تیج ہیں اور رنڈی بازی جزو اعظم ہو دخل نہ اور خرچ میں گھوڑا کا بول۔ تو نے چھوٹ ہر شے بدلنے والی چیزوں سے عشق۔ دولت کی جگہ شیشے کا لیمپ ہر مہینے تین آنے کی جینی مٹکائی جیسی۔ انکم ٹیکس اور مالگزاری کی ڈائن کا پیٹ بھرتا ہی نہیں۔ تو اچھا پوچھتا کہ۔ بانڈے ہم کو وہی جنے کی کھاتی پڑی۔ نہ دوسی ناجائز اور دھرم بھرشٹ کرنے والی تعلیم کی جانب توجہ ہوئی۔ پھر تعلیم ہی تھی نہیں کتاب پنسل سلیٹ کا بیان ہوں تو لوکا پڑھ نہیں سکتا۔ خیر یہ ہم بالائے علم۔ مگر اب تو مڈل پاس کرنے کے بعد بھی ایسی نوکری نہیں مل سکتی۔ دفتروں میں کلرک موجود ہیں۔ انٹرنس تک بڑھاؤ تو شاید کوئی جگہ مل جائے۔ ابھی یہ وقت بھی نہ رہا۔ ایف اے تک پہونچے تو نئے آرڈر کے بموجب تیس ہزار روپیہ سے زیادہ کی جگہ نہ ملیگی۔ اسے وہ ایف اے گیا اب بی اے اور ایم اے ہوئے بغیر آدمی بات کرنے کے قابل نہیں۔ اچھا صاحب بی اے اور ایم اے آخر یہ بھی ہو گئے۔ پھر کیا ہوا۔ جہاں جاتے ہیں جگہ خالی نہیں۔ امیدوار ہر وہ باشندہ نہ تجارت رہی نہ زراعت رہی نہ نوکری رہی تو آدمی وکیل بن جائے وہ وکیل دوسرے وکیل ہند تری پناہ۔ ہر گلی کوچہ میں دو ایک وکیل موجود ہیں۔

خلاصہ یہ کہ دنیا کو اب پڑھے لکھے آدمیوں کی زیادہ ضرورت نہیں رہی۔ مگر پڑھے لکھے آدمیوں کو دنیا میں رہنے کی ضرورت ہے۔ زمیندار تاجر نوکر وکیل دلال ہونا بیکار ٹھہرا لہذا ایک راہ نئی نکل آئی یعنی نکل گئی جسے مصنف افسانہ نگار اور اڈیٹر جو جی چاہے کہہ لیجئے۔ اس پیشے کے واسطے چنداں علم و قابلیت کی ضرورت نہیں ہے تھا جو اسی وجہ سے لوگ اپنی قابلیت کا اندازہ کئے بغیر چپٹ پڑتے ہیں۔ یہ کام بھی آسان محنت مشقت دوڑ دھوپ کوئی دشواری نہیں۔ عینک لگائی قلم بکس رکھا اور مضمون لکھنے بیٹھ گئے۔ چنانچہ ہم ایک ایسی ادیب مغرور کی عرضی کا نمونہ آج آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں ذری غور سے دیکھئے۔ ماشاءاللہ نام تو ہم نے بدل دیا ہے مگر عرضی کی عبارت بعینہ نقل کر دی ہے۔ "تابعدار کی ادبیت" ملاحظہ ہو۔ عبارت کی خوبیاں ہم سے بہتر آپ خود پرکھ سکتے ہیں۔ مگر پڑھنے سے پہلے اتنا ضرور ذہن نشین کر لیجئے کہ یہ عرضی کسی پرائمری پاس کی نہیں ہے بلکہ نئی تعلیم سے بہرہ ور علم کے حامی۔ اور ڈگری یافتہ شخص کی ہے جو زمانے سے برسرِ پیکار ہے۔ آپ تو ہیں قلم کو سرزمین اُردو پر ہیں سر پٹ دوڑا رہے انگریزی سے یہاں بحث نہیں۔ یہی غنیمت ہے۔ تو وہی قیامت ہوگی۔

بحضور جناب سکریٹری صاحب۔۔۔۔ اکاڈمی۔ یو پی۔

جناب عالی

گزارش تابعدار کی یہ ہے کہ تابعدار ہندوستان کا باشندہ ہے اور عرصہ ایک سال کا ہوا کہ تابعدار نے علاوہ دیگر تعلیم مثل اُردو ہندی وغیرہ کے تابعدار نے بی۔ اے۔ آنرز کا بھی ڈپلوما ڈگری حاصل کر لیا ہے اور تابعدار کو از صغر سنی تا این عمر شعر و سخن کا بیحد شوق رہا ہے اور تابعدار برابر اس میدان میں سرگرم عمل رہا ہے۔ تابعدار نے بہت سے قصے کہانیاں۔ فسانے اور ڈرامے بھی لکھے ہیں۔ جو اسقدر خوب ہیں کہ تابعدار نے انہیں موجودہ روش اور بہتر ادب سماں کو دیکھتے ہوئے آج تک کسی مطبع یا رسالے و اخبار کا رہین منت نہیں ہونے دیا۔

اور تابعدار برابر اسی دقت اور اس کو منتظر رہا کہ کوئی ایسی صورت ہاتھ آ جائے کہ وہ تابعدار کے زرین تنکاریوں کی قدر کر سکے۔ اس سے پہلے کئی رسالوں اور مطبع والوں نے تابعدار پر سخت زور دیا کہ تابعدار اپنے فسانوں کو اونھیں شایع کرنے کو دیدے مگر آپ سمجھ سکتے ہیں کہ تابعدار کب انکا آسرا دیکھے باتوں میں کیونکر تابعدار کوئی گرا نا ملا تاتو ہے نہیں۔ آخر تابعدار نے ہی اسے پاس کیا ہے اور وہ بھی آخر زیجہ تابعدار کیسے ان جاہل ایڈیٹروں یا مطبع والوں کو اپنی ترا وش قلم کے نتیجے سپرد کر دیتا۔ تابعدار تا این دم لکھنے میں مصروف رہا اور ہے۔ اور اب تابعدار کو یہ معلوم کر کے کہ تابعدار کے مانند کیا ب اور سخن فہم لوگوں کی ضرورت حضور کی ایکاڈمی کو ہوئی ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر اخبارات میں تابعدار جیسے لوگوں کی مانگ چھپنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ لہذا تابعدار اپنے کو بنفس نفیس اپنے قلم و دوات اور نیز اپنے فسانوں سمیت حضور کی درگاہ ادب آفرین میں پیش کرتا ہے اور تابعدار یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہے کہ تابعدار کے والدین تابعدار کو تابعدار کی حالت پر چھوڑ کر تابعدار سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئے ہیں جس سے تابعدار سخت مجبور ہو گیا ہے اور چونکہ وقت آ گیا ہے کہ آپ لوگ تابعدار جیسے لوگوں کی قدر دانی کریں لہذا تابعدار اب گزارش کرتا ہے کہ تابعدار کو موقع دیجیے کہ تابعدار اپنے جوہر افکار آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کرے۔ تاکہ تابعدار کی ہمت افزائی ہو جس کے لیے تابعدار [illegible] کے دعوی کے [illegible]۔ [illegible]

[illegible] تابعدار [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

الف لیلہ کا انجام

اور حضرت والیسرائے سے پیام سلام

خداوند نعمت!

آپ کو اللہ نے والیسرائے کیا ہے اور بندہ ایک ناچیز نائی ہے۔ یہ پیشہ ادنیٰ ہوتے ہوئے بھی بڑے بڑے بادشاہ وزیروں امیروں کی داڑھی اور سر تک ہاتھ پہونچا دیتا ہے۔ لہذا اگر میں خط بناتے بناتے خط لکھنے بھی لگوں تو کیا تعجب نہیں۔ بالوں کی اصلاح اور آئین سیاست کی اصلاح میں کوئی ایسا فرق نہیں۔ اس میں کھونٹیاں نکالی جاتی ہیں اوس میں بال کی کھال نکالی جاتی ہے۔ ایک میں چند یا صاف ہوتی ہے ایک سے سر مونڈا جاتا ہے۔ بہر حال بات ایک ہی ہے۔

یقیناً حضور نے الف لیلہ کا ترجمہ ملاحظہ کیا ہوگا اور اوس میں اس حجام کو بھی دیکھا ہوگا پس میں آپ کے واسطے اجنبی بھی نہیں ہوں۔ یہ ظاہر کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے کہ میں ایک تجربہ کار زمانہ دیدہ شخص ہوں۔ اوسے صاحب میرے تجربے ہوئے ہیں وہ شاید ابھی تک بنے نہیں۔ میں نے اپنی زندگی بھر [illegible] کی دیکھا [illegible] کی وجہ یہ بھی کہ میں ایک مستقل مزاج آدمی ہوں جس بات کے پیچھے پڑ گیا پھر اوس سے آخری حد تک ہو چکا دیکھ لیا چنانچہ ایک واقعہ گزارش کرتا ہوں جس سے [illegible] دوسروں کی طرح آپ مجھے بھی [illegible] کے خطاب [illegible]۔

ایک روز کا ذکر ہے میں اپنی دوکان پر بیٹھا ہوا مرہم تیار کر رہا تھا کہ ایک غلام نامی پیام گھبرایا ہوا آیا اور کہا [illegible] معلوم کیجیے [illegible] کسوٹ لیجیے [illegible] ہے۔ [illegible] بستر بیماری سے اوٹھا اور غسل صحت کرنے والا ہے۔ [illegible] اور غلام کے ساتھ ہو لیا۔ [illegible] میں دونوں جلدی پہونچ گئے۔ میں [illegible] معلوم [illegible]

[illegible]

میرے زمانہ میں مشکل سے کوئی جوان عشق سے خالی تھا تو بات کیا تھی؟ کام کاج تھا نہیں۔ پیٹ بھر کھانے کو ملتا تھا عشق پیٹ بھروں کی بیماری ہے خیر میں نے سامنے پہونچتے ہی دعائیں دینی شروع کیں۔ خدا میرے حضور کو سلامت رکھے مزاج بخیر ہے۔ دوست شاد دشمن پامال۔ روگ دھوگ دفان ہو۔ فرمایئے سارا سر منڈا دوں یا چٹیا کاٹوں۔ ارشاد ہو تو فصد لوں فاسد خون نکل جائے کیا حضور کو حدیث میں بھی کچھ دخل ہے؟ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جمعہ کے دن فصد لینی چاہیے لیکن بال ترشوانے سے فوراً ستر بیماریاں دفع کرتا ہے۔

میں دیکھتا ہوں کہ حضور کا چہرہ بہت اوتر گیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضور کسی پر بڑا درد عاشق تھے اب فردہ وصل سنا ہے کیوں ہے نہ یہی بات۔ غلام نے بھی دھوپ میں بال سفید نہیں کیے ہیں۔

عظیم الشان جلسہ

آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ کا [illegible] روڈ لکھنؤ میں [illegible] مبارک

[illegible] عمارت [illegible] تعمیر

[illegible]

دنیا دکھی ہے۔ مجھے نہ چاہیے میں آپ کی جیب پر گھستا ہوں۔ اوس جوان نے کہا بھائی خلیفہ زبادہ باتین نہ بناؤ۔ مین نے ابھی عرض ہے کہ بات بائیں ہے کہ وہین تم ہمارا سر مونڈ دو۔ یہ کسوت کھول اور استرا موندہ پر لگانے سے پہلے اسطرلاب نکالا کر ساعت دیکھنی چاہیے۔ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ طالع مریخ اور عطارد اور عطارد ہے اسنا بال کٹنے والے مین تو کوئی نقصان نہیں لیکن کسی نئے شخص سے ملاقات کرنا صاحب زادے کے لیے اچھا نہیں۔ ایسی سکیت ہو گی کہ سبھی مشاغل ہو گا۔ میں نے جوان بیمار سے کہا کہ میان پڑا نہیے کہ اگر آج آپ نے کسی ہوبہو سے ملنے کا ارادہ کیا ہو تو ایسا بھوگ پڑیگا کہ عمر بھر یاد رکھیگا اور آپ کے دل مین اس نا گوار واقعہ کی کوئی علامت ہمیشہ کو باقی رہ جائیگی۔ میری گفتگو اس قدر ناشناس نوجوان نے مجھ کو کسی قدر ترشی کے ساتھ کہنے لگا۔ مولوی جی مین نہیں چاہتا ہون کہ یہ بلایا ہے۔ آپکا یہ تو مقصود نہیں فضول وقت ضایع نہ کرو حجامت بنا اور چلتا ہو۔ ابھی نوجوان نا شکرے کی باتین سنتے ہی مجھے آیا غصہ۔ دیکھیے مین تو ازراہ خیر خواہی عواقب امور سے مطلع کر رہا تھا اور یہ حضرت ماش کا آٹا ہوئے جاتے تھے اگرچہ برا انھین بڑھتی جاتی تھی۔ اب میرے لیے مناسب یہی تھا کہ انھین سمجھاون جیسے کہ صاحبزادے آپ بیکار ہیں۔ چھپتے میں جو مین گزارش کرون اوس پر عمل کیجیے۔

ہر کہ گفتار نصیحت کنان
گوش نہ دارد بخورد گوشمال

میرا ارادہ ہے کہ کم از کم ایک سال آپ کی خدمت

مین رہون اور آپ کو زمانہ کا نشیب و فراز سمجھاؤن اس خدمت کی مین آپ سے اجرت نہین مانگتا ہمیں کاریگر اور یون سے آپ واقف نہین ہیں۔ سنیے ایک تھا بادشاہ میرا تھا ماندا بادشاہ آنکھون کی دیکھی کہتا ہون جھوٹ کہون تو سننے والے کی آنکھیں پھوٹیں۔

ابھی مین نے اتنا ہی کہا تھا کہ نوجوان کے بالکل مین بھڑ بن جا گھسین کھن پھا کے بولا ہائے کمبخت آج تو مجھے مار ڈالیگا۔ ابھی تو مین کھنڈیا جیل سے

کہا بجائے پدرم مرحوم کی حکایت کے بیان سے خیال مین خود ہوا دیتے بار بار ایک سنا آپ نے بیان میرا ساوان ... بغیر کام کیے اجرت کیونکر لیتا یہ اجرت لینے سے انکار کیا اور اس پر اڑ گیا کہ بے قرار داقعی حجامت بنائے کسی طرح نہ ہوگا۔ انھین صاحبزادے کے پدر مرحوم تھے ایک مرتبہ فصد کھلوانی مجھے بلایا تھا۔ مینے اسطرلاب سے اچھی ساعت دیکھ کے نشتر دیا تو اونھون نے سوا شرفیان حق خدمت عنایت کین اور بہت شکر گزار ہوئے آج اون کے صاحبزادے سیدھے منہ بات نہین کرتے یہ زمانہ کی خرابی ہے بھلا بزرگون کا مزاج ہو۔ انھین حدیث کی عبارتین اور قرآن کی آیتین مزاج درست کرنے کے واسطے پڑھین ابھی چند سیپارے پڑھے تھے کہ اونکا اور نشا اتر ہوا صاحبزادے اوٹھ کھڑے ہوئے کسی کی ہی نہ پروا کی کرمین سر جھکوچکا ہو ہاتھ کی نقش اچھی طرح مٹا نہین ختم انا کردہ ہوا ذرا کسی جاتے۔ جو لوگ سر منڈاتے ہین اونھین معلوم ہے کہ سر جھکو نا ایک مرحلہ خطیر ہے بالون کی جڑین بھیگ گئین تو یہ کام آسان ہے۔ مینے جھنجھلا کے کہا صاحبزادے آخر جلدی کا ہے کی ہے خدا بخشے آپکے والد مرحوم تو مجھ سے مشورہ لیے بغیر گھر سے باہر قدم نہ نکالتے تھے آپ مین کیا سرخاب پر لگا ہوا ہے۔ خوب یاد رکھیے بزرگون کے قدم بقدم چلنا خوردون کی سعادت ہے۔ الولد سر لابیہ مشہور ہے۔ پردۂ دنیا پر مجھسا بجز بیکار شیر آ کو نہ دیکھو۔ اخلاق کی کتابون مین شیر کا کے جو اوصاف لکھے ہوئے ہیں وہ سب میری ذات ستودہ صفات مخزن برکات معدن سعادت منبع حسنات مشغلہ خیرات مین مجتمع ہین۔ عالم بھی ہون حکیم بھی ہون اور ... ہون نہیں کی ہون



عروج آفتصابات
یہاں کام ختم ہو گیا تو چلو سرحد پر بڑھ جائیں جو ٹھی پڑتی تو بہت"

اوٹھا ہون تو دماغ چاٹے جاتا ہے۔ بھائی مجھے کام ہے۔ تو حجامت بنا اور اپنی راہ لے۔ مین تمام الزام قبول کر لیتا ہون مگر جہان کسی نے مجھے کچھ کہا بس میرے سر مین آگ لگ جاتی ہے۔ جانتا تھا کہ یہ جوان چڑچڑا مزاج ہو رہا ہے اسوجہ سے مینے اوسے جتایا کہ صاحبزادے میرے سات بھائی ہین مین سب سے چھوٹا ہون۔ مجھے سب خاموش کے نام سے یاد کرتے ہین آج پہلی مرتبہ مینے تمھاری زبان سے فضول گوئی کا الزام اپنی نسبت سنا ہے۔ نوجوان نے فوراً

دل مطلع انوار ۔ ستم ہے اگر آپ مخفی امور میں اعتقاد مانئے ہو ورقی دشمنی میری آپ کو راز دار نہ بنائیے ۔ میں آپ کے غصہ پر برا نہیں مانتا ۔ آپ کے والد مرحوم کا دوست ہوں آپ میرے سامنے کے بچے ہیں ابھی عمر ہی کیا ہے ۔ جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش وہ دن بھول گئے جب میں آپ کو کندھے پر چڑھا کے بازار کی سیر کرواتا اور کھلونے بو ے دیتا تھا پھر خدا نے وہ دن دکھایا کہ آپ کی بسم اللہ ہوئی کتب میں بیٹھے ۔

جوان بیاران باتوں پر اور بھی جز بز ہوا میرے آگے ہاتھ جوڑے خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی حجامت بنا دو اور جاؤ ۔ ہاں جب تک بکتے تھے میں نے استرا ایک ہاتھ میں لیا ، دوسرے ہاتھ میں تسبیح لے کے سورۂ نمل کا وظیفہ پڑھنے لگا ۔ نوجوان ایک گھنٹے بھی صبر نہ کر سکا اور لگا مجھے گھورنے میں نے کہا گھورتے کیا ہو کیا تمہارے مارے میں آداب حجامت ترک کر دوں ؟ یہ گوار اس سے بھی نا واقف تھا کہ جلدی شیطان کا کام ہے مگر خداوند نعمت آپ بخوبی اس دستور سے واقف ہیں اور اسی باعث سے اصلاحات (خطبہ) کا مقصود [illegible] اوسی طرح عنایت فرمائے ہیں جیسے میں خط بناتا ہوں ۔

نوجوان کی جلد بازی سے میں سمجھ گیا کہ وعدہ ٹلا جاتا ہے تاؤ گڑ ہا جاتا ہے صاحبزادے بے چین ہیں اپنی جگہ ارشاد فرمائیں ایک عاشق کی تسکین فراق شعر پڑھنے کے سوا اور کس دوا سے ہو سکتی ہے ؟ میں نے فردوسی ابو نواس حافظ اور نابغہ قیس عامری کے بیتوں کے شعر پڑھنے شروع کیے مگر اس بد مذاقی کو دیکھیے کہ صاحبزادے کی تیوریاں چڑھتی ہی رہیں بلکہ دو چار اور زیادہ ہو گئے پیشانی تھی یا قصائی کی دوکان جس میں چھریوں سے چھریاں لڑ رہی تھیں ۔ میں نے کنکھیوں سے دیکھا اور کہا ہے صاحبزادے ۔ شاید آپ بہت جلدی کر رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا ہاتھ بہک جائے اور چند بالوں پر لگ جائے یہ وقت خون نکلنے کے واسطے نہایت بد ہے چنانچہ میں نے کل تین گھڑی محنت کی اور زائچہ سے معلوم کیا کہ اگر یہ وقت خدانخواستہ بال سا بھی چند بالوں میں لگتا تو غضب بھی ہو جاتا ۔ اسی سبب سے میں اپنی کسوت میں آلات رصدی مثلاً ربع مجیب ، اصطرلاب دھوپ گھڑی مہیا رکھتا ہوں ۔ افسوس یہ صاحبزادے قدر دان وقت شناس نہ تھے انھوں نے جز بز ہونا شروع کی دو دیکھو وقت تھوڑا ہے ابھی میں نہایا بھی نہیں تھوڑی دیر میں مسجد کی نماز کی اذان ہو گی ۔ بھائی مجھے دم سے تم وقت ضائع نہ کرو میں نے تمہیں کرامت اور پیشگوئی کیلئے نہیں بلایا ہے ۔ تم نے خواہ مخواہ مرتر (?) لگا دی ہے ۔ بھیجا کھا گئے ۔ اور ابھی تک ایک چہارم بال بھی نہیں مونڈے ۔ ناچار میں نے استرا سلی پر لگایا اور کہا کہ میاں آپ کی جلدی نے ہاتھ پاؤں پھلا دیے ۔ مناسب ہے کہ آپ مجھے راز دار بنا لیجیے ۔ اس میں آپکا فائدہ تھا ۔ آپ نہیں جانتے کہ آپکا یہ خادم مخفی اسرار معلوم کرنے میں نہایت مہارت رکھتا ہے ۔ صاحبزادے سمجھے تھے کہ مجھ ایسے گیا گذرا کو دھوکا دے کے ٹال دینا آسان ہے فرمانے لگے کہ بھائی مجھے ایک جگہ دعوت میں جانا ہے ۔ دعوت کا نام سن کے مجھے یاد آگیا کہ چند احباب کو آج میں نے بھی دعوت کا پیام دیا ہے مگر بھول گیا اور اس وقت تک کوئی سامان نہیں کیا ۔ صاحبزادے نے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں میرے گھر میں جو کھانا تیار ہے وہ میں تمہیں دیے دیتا ہوں مگر خدا کے لیے حجامت جلدی سے بنا دو ۔ یہ دیکھو چار مرغ آختہ بریان کیے ہوئے رکھے ہیں ، یہ سترہ جوڑ باقرخانی کے ہیں یہ پیالے کباب کی ہیں ، یہ دس بوتلیں شراب کی ہیں تم یہ سب اپنے گھر لے جاؤ ۔

حضور ہی فرمائیں کہ میں خط بناتا یا اپنے عزیز مہمانوں کے طعام دعوت کا جائزہ لیتا ۔ آدھی چندیا مونڈی تھی چھوڑ کے میں خوانہائے ضیافت پر جھکا ۔ ہر ایک چیز کی بو باس اور ذائقہ کا امتحان کیا ۔ جیتے ہوتے صحت کی احسان ادھورا نہ کرنا چاہیے کھانے اور شراب کے ساتھ بخور اور خوشبو کی چیزیں بھی ہوتی ہیں جن میں صاحبزادے نے مشک عنبر عود کی اچھی مقدار عنایت کی جسکی قیمت پچاس اشرفی سے کم نہ تھی ۔ آدھی چندیا پر میں ایک چھوڑ کر آدمی ان چیزوں کو بچانے بغیر کیونکر لیتا ۔ جلدی اگرچہ میری عادت نہیں پھر بھی میں نے اسے قریب پہ رکھا ۔

صاحبزادے کی دانائی نے مجبور کیا ورنہ ابھی میں استرا ہاتھ میں نہ رکھتا ۔ ایک وقت میں دو کام نہیں ہو سکتے مگر میں نے صاحبزادے کی شکر یہ کا فرض حجامت کے ساتھ ہی ادا کرنا شروع کیا ۔ خدا آپ کو صحیح و سالم رکھے ۔ اقبال اقبال بلند کرے ؎

کہ صبا وا از سرت موئے کہ جان عالمی
ہائے ارشتہ جان بستہ یک موئے تست

دیکھیے شکر گزار نہیں ہے من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ میرا رواں رواں دعا دیتا ہے ۔ خدا اس مال کی برکتیں جنت میں رکھے جیسے آپ کو جیتا ۔ واللہ وہ مرحوم بھی عجب شان کی بی بی تھیں جب کبھی میں حاضر ہوا آنکھیں بچھا دیں آپ کے والد مرحوم کو اور کسی حجام کا اعتبار نہ تھا بس میں ہی آپکی والدہ کے ناخن کاٹتا تھا ہر وقت ایک طرح گویا میرے حق کی امانت رہتی تھی ۔ دیکھیے اب تھوڑا ہی کام باقی ہے میں نے ایک کنپٹی اور گدی ۔ باقی حجامت میں کچھ ہے کہیے تو اسے کل پر اٹھا رکھوں ۔ بات یہ ہے کہ ساعت بگڑی آ رہی ہے ۔ آپ کہنے کی ساعت نہیں کرتے اور بات یہ تو بتائیے حمام کہاں کیجیے گا ۔ اگر آپ پسند کریں تو میں ایک آدمی کو جا دوں ۔ ابا کیا خوش مزاج ہنس مکھ آدمی ہے روتوں کو ہنساتا ہے ۔ اوسکے شاگرد بھی ہونہار ہیں ایسی نرمی سے ہاتھ پاؤں دباتے ہیں کہ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں ۔ انہیں سے ہر ایک ناچنے میں بھی طاق ہے کاش آپ آج شرکت دعوت ملتوی رکھتے ۔ کیا کیجیے گا جا کے ۔ یاد رکھیے کہ اغیار زمانہ ہر جگہ خلاف دوست ہوتے ہیں انکی صحبت سے جتنا دور رہے اوتنا ہی خوب ہے ۔ پھر ابھی آپ نے بیماری سے نجات پائی ہے ایسی صحبتوں میں شریک ہونے سے خدانخواستہ مرض عود کر آنے کا ڈر اور جینے کے دینے پڑیں ۔ یہ بھی تو نہیں کہ آپ کے دوست بھی وہ گھر تو نہیں ہیں ۔ اپنے بجائے مجھے ساتھ لے چلیے میں کسی کو زیادہ کھانے نہ دوں گا ۔

میرے کلام نصیحت انجام سے صاحبزادے خوش ہوئے اور فرمایا کہ تم اپنے کام سے فراغت کر لو اور اپنے دوستوں سے طوطی لگنے دعوت کی ہے ۔



طلسم منافرت

ساحر: چھو منتر۔ چھو منتر چھو منتر۔ گول گھپ۔ باکتا پائی۔ جوتی پیزار۔ گول جلول۔ چل۔ چل۔ چل۔ نکل۔
نکل۔ نکل۔ دونوں ہو نا چار ہوں گی۔ دونوں کو اسیر کی۔ چھو منتر
مسٹر پنچ: ناؤ کاغذ کی سدا چلتی نہیں   ڈنکوں سے گونج بھی ٹلتی نہیں
جن حکیموں نے یہ طلسم بنایا ہے پہلے انھیں تو کوشش کیجئے

مین اپنے دوستوں سے ملوں۔ دوست دیر نہ لگاؤ۔ ورنہ میرے انتظار مین ہونگے ۵

یہہ بات قابل قبول نہ تھی میرے دوستوں پر صاحبزادے اپنے احباب کو فضیلت دینا چاہتے تھے لہذا مین نے کہا تو دیکھیے جناب آپ نے میرے دوستوں سے ملاقات نہین کی۔ بعد ملاقات اگر آپ اپنے دوستوں کو بھول نہ جائین تب کی سند۔ خیر آپ نہین مانتے تو آخر اپنے ساتھ مجھے کیون نہین لے چلتے میرے دوست ایسے نہین جو آپ کے احباب کی طرح میزبان کی غیر حاضری سے بددل ہو جائین مین آج آپ کے ساتھ ضرور چلونگا۔ یہہ ضد کہ آپ وہان تنہا جانا چاہتے ہین میری وہان رسائی ہونی فضول ہے مین تو کسی ترکیب سے پہونچ جاؤنگا آپ اسکی فکر نہ کیجیے۔ مین جانتا ہون وہ کوئی ٹرجیبن نازنین ہوگی جسنے قبل از نماز جمعہ آپ سے ملنے کا وعدہ کیا ہوگا۔ میان یہہ شہر لکھنؤ ادب ہے۔ جوڑی غلام ہیاد کا نقصت ہے کیقباد کے وقت مین آباد ہوا۔ حاکم یہان کا آلن جاہ ہے اگر کہین آپ اوس کے ہتھے چڑھ گئے۔ تو سارا عشق بھول جائیےگا۔ اوسوقت ہی خادم موجود ہو گی لیجیے تحریر تفسیر کوم ہنکائ۔ ہمی بات کو وقتی ہوتی ہی ہے صاحبزادے متنک گئے اور کہنے لگے۔

"بیچارہ خبیث کیا بک بک لگائی ہے۔ افسوس مین اوسوقت سر کی حجامت سے فارغ ہو چکا تھا ورنہ آدھا سر چھلا ہوا چھوڑ کے چل دیتا۔ صبح سے دوپہر تک ایک حجامت بنائی اور صاحبزادے الزام دیتے ہین کہ دیر لگائی۔ مین نے اپنے دل سے کہا۔ بچہ جاتے کہان ہو پھر ابھی صاحبزادے ہو مین بھی نائی ہی ہونگا ادھر گھر سے نکلے ادھر مین نے پیچھا لیا۔ سایہ کی طرح ساتھ رہونگا۔ مجھے خاموش دیکھکے صاحبزادے بولے کھانے کا سامان اوٹھائے جاؤ۔ مین نہانے دھونے سے فراغت کرکے باہر نکلونگا اور مناسب ہوگا تو تمھین ساتھ لے چلونگا۔ مین تاڑ گیا کہ حضرت مجھے فقرہ دیتے ہین۔ خوان اوٹھا کے گھر روانہ ہوا اثنائے راہ مین ایک جا تھ پہنچا نا ضرور۔ مل گیا خوان بچوں کے گھر اور ایک گوشے مین چھپ رہا کہ دیکھو میان جاتے کہان ہین۔ باقی آئندہ

شریف چور

چوری شریفوں کا فعل نہین۔ چور وہ ہے جو بری نیت اور برے ارادے سے بدون اطلاع صاحب مال کوئی چیز غائب کردے۔ مگر شرفا کی نیت بری نہین ہوتی ایسے بھی کبھی وہ بغیر ارادہ کچھ مخصوص چیزین اوٹھا لیجاتے ہین۔

ایک مختصر فہرست ایسی چیزون کی جنھین چوری جانے کی عادت ہے ہم لکھتے ہین۔ یار جب تمھارے گھر مین کوئی شریف آئے تو کرورون کی قیمت کے جواہر پر نگاہ نہ رکھو۔ مگر ۔

دیاسلائی کی ڈبیا کی نگہبانی کرو۔ اکثر شرفا سگریٹ کے عادی ہوتے ہین سگریٹ کی ڈبیا تو انکی جیب مین ہوتی ہے لیکن دیاسلائی نہین ہوتی۔ کیون نہین ہوتی؟ کسی دوست کو دی اوسنے بمقتضائے شرافت ہوتے اپنی ڈبیا سمجھ کے جیب مین رکھ لی۔ چور کے گھر مور بیٹھا پس ہمارے حضرت کسی تیسرے شخص سے بغیر ارادہ انتقام ضرور لینگے اور جس طرح اپنی ڈبیا کا واپس لینا یاد نہ رہا دوسرے کی ڈبیا کی واپسی بھی یاد نہ رہی۔ چلیے آئی گئی تیسرے دوست کے ہاتھ لگی۔ یہہ ممکن نہین کہ سگریٹ پینے والے کے ہاتھ مین دیاسلائی جائے اور وہ حسب عادت سگریٹ سلگانے کے بعد اوسے اپنی زنبیل کے نذر نہ کرے۔ اس عادت کی بدولت بعض احباب کی جیب کو روزانہ حرام کا پیٹ رہ جاتا ہے۔ گھر سے انکے ایک ڈبیا نکلتی ہین اور جب اچکن اوتارتے ہین تو پانچ چار ڈبیان دیکھتے ہین۔ کچھ حیرت ہوتی ہے کچھ ندامت مگر ایسی حقیر چیز واپس کرنے کون جائے۔ لیمپ جلانے مین دقت ہوئی ہوگی تو ایک مارکے دوسری ڈبیا منگالے گا ہم تو لے آئے۔ علی ہذا القیاس سگریٹ کیس کی طرف سے بھی غفلت نہ کرو۔

اپنی پنسل یا فونٹین پن۔ کسی لکھنے پڑھنے والے آدمی کو عاریت نہ دو۔ اگر دوگے تو پنسل سے لڑائی ہے کام ختم ہوتے ہی فوراً کہو کہ حضرت میری پنسل عنایت کیجیے ورنہ کھوگے تو بغیر نیت و ارادہ تمھاری چیز دوسرے کی جیب مین چلی جائیگی۔

رومال۔ چھڑی۔ چھتری۔ بعض اوقات دوست اپنی مول لی ہوئی چیزین اپنے گھر سے نکلتے ہین اور کسی دوست کے یہان چھوڑ جاتے ہین پھر تیسرے شخص سے ملتے ہین اور اوس غریب کا رومال یا چھڑی یا چھتری اپنے رومال چھڑی اور چھتری کے دھوکے مین اوٹھا لیتے ہین جس کا مال گیا اوسکے نوکرون پر مصیبت آتی ہے۔

کتاب۔ ارے تو بہ یہہ شریفون کے چورانے کی مخصوص چیز ہے۔ بازار اوسے بھی چورا لی جاتی ہے اور مستعار مانگی جاتی ہے تو پھر کسی قسمت ور کو شاید پلٹ کے مل جائے۔ ورنہ اوسکا جوانی کی طرح پلٹ کے آنا دشوار ہے۔

اکثر شرفا کو یہہ کہتے سنا ہے کہ اپنی کسی طرح مانگ تو پھر دینے والے کی اپنے حساب ایسی تیسی جب ہوگا دام لے لینگے۔

اخبار الخلیل میرٹھ
کی
بعض خصوصیات

الخلیل مین ہفتہ مین دوبار حالات حاضرہ پر چست اور بیباک تبصرے شائع ہوتے ہین۔

الخلیل کی لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے اپنے ہم عصرون پر فوقیت رکھتا ہے۔

الخلیل ہندوستان اور اسلامی دنیا اور ممالک غیر کی تازہ بتازہ خبرین معلومات اور علمی مضامین مہیا کرنے مین اپنا ثانی نہین رکھتا۔

الخلیل مین چیدہ چیدہ اخبارات ممالک غیر کے تراجم شائع ہوتے ہین۔

الخلیل قوم و ملت کا بہترین خدمتگزار ہے۔

الخلیل کا ماہانہ نمبر جو انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوتا ہے دلچسپیوں کا مجموعہ اور ناظرین کو تفریح ہوتا ہے۔

الخلیل کم سے کم قیمت مین زیادہ سے زیادہ پڑھنے کا مواد فراہم کرتا ہے۔

پھر کیا وجہ ہے کہ آپ
اخبار الخلیل کے خریدار نہین؟

ہر حال اللہ ان شریر بندوں سے محفوظ رکھے ایک دوست فرماتے ہیں کہ . . . . . صاحب دیا سلائی کی ڈبیا لئے کے بیٹھے ہوئے بندہ رات کو بارہ بجے گھر میں آیا تو کسی طرح کمرے میں لیمپ نہ جلا سکا۔ دکانیں بھی بند تھیں آخر منہ لپیٹ کے پڑ رہا فقط

راقم۔ شاہ

المختصرات

ایک شخص مسلم نے کسی مجوسی کے سامنے اسلام کی خوبیاں ظاہر کرنے کے بعد پوچھا کہ بھائی تم اسلام کیوں قبول نہیں کرتے؟ مجوسی نے کہا "انشاء اللہ (اگر خدا چاہے)"

مرد مسلم نے کہا "خدا تو چاہتا ہے کہ تم ایمان لاؤ مگر شیطان تمہیں نہیں چھوڑتا"

منہ پھٹ مجوسی جھٹ بول اوٹھا کہ "پھر میں کیا کروں اپنے خدا سے کہو کر شیطان کی گردن پکڑ کے میرے دل سے نکال دے۔ ورنہ بھائی میں تو زبردست کا ساتھ دینے پر مجبور ہوں۔ ملک پرور حضرات اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں کہ ہندو وطن پر ایمان لاؤ۔ وہ جواب دیتے ہیں "انشاء اللہ" یہ کہتے ہیں کہ بھلی خدا کا حکم تو یہی ہے "حب الوطن من الایمان" مگر حُب جاہ وطمع وزارت ولقب تمہارے دل پر مسلط ہے۔ وہ نکلا تو اپنے ہاتھ پر رکھ دیتے ہیں آزما لو تو ہم زبردست کے ساتھی ہیں۔ جب حال یہ ہے تو آئنی کمیشن میں کسی ہندوستانی کی شرکت سے کیا فائدہ ہوگا؟ ہندوستانی رکن کمیشن سے اتفاق کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور کمیشن صاحب کے گورنری اور خانشی عطا پر اسوجہ سے نظر رکھیگا کہ

آدمی ایک ہے ادھر تحریر بھی تھا

کسی نے ایک عرب سے پاکستان انجمن کے متعلق رائے طلب کی تو اوس نے کہا بہت خراب شے ہے۔ فرانس نے رنگ نکالا۔ پوچھے والے نے بیان کیا کہ گھی میں بگھارنے اور گوشت کے ساتھ جوش دینے سے مزا ہوجاتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے عرب کو بیگن سے کتنی

نفرت تھی کہ جھلا کر کہنے لگا کہ بس معاف کیجئے اگر گھی کی جگہ قیمت سے بگھار دیجئے اور گوشت کے عوض مغفرت کی بوٹیاں ڈالیے۔ جنت کی حوریں پکائیں۔ مقرب فرشتہ خوان میں لگا کے سامنے لائیں تب بھی بندہ اوسے نہ کھائیگا۔

آئینی اصلاحات کا بھی یہی حال ہے۔ یہ ہیں بیگن جب تک ہندوستان کی اندرونی آزادی کے ساتھ اسکے قواعد مربوط ہوں اوسوقت تک معزز عہدوں کے گھی میں بگھارنے۔ خطابوں کی بوٹیوں میں کسنے ولایتی میزدان پر لگانے اور مقربین سلطنت کے ہاتھ لگنے سے کوئی ذائقہ پیدا ہوگا نہیں ہے کہ اسی بیگن کو دیکھئے آج بڑے بڑے باوسوخ آدمیوں کی رال ٹپکی پڑتی ہے لیکن وطن دوست حضرات اوسے منہ موڑے بیٹھے ہیں۔

ہمارے دوست ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب لکھنوی کے یہاں چوری ہوگئی تھی۔ تفتیش کے دوران میں کچھ لوگ ان کو شامت نے گھیرا اور انھوں نے پولیس کے خلاف ناجائز تشدد و جبر کی درخواست دے دی۔ اب سنتے ہیں کہ یہ شامت زدہ دنیا وہی ثابت نہ کرکے دفعہ ۱۸۲ کی آنچ میں گھر پڑنے والے ہیں معلوم نہیں ان کمبختوں کو کس نے مشورہ دیا تھا کہ ہاتھی کے منہ سے گنے کی آس آسان ہے۔ بھلا پولیس کے مقابلے میں اوسی حلقہ سے شہادت کا ہمیاں حاصل کرنا جس حلقہ میں کروہ تسلط رکھتی ہے منہ کا نوالہ ہے! فرض کیجئے کہ پولیس سے سادہ بیانہ منقش ہوں بھی تو کیا ہوا؟ یاد رہی جو قانونی ہے حکومت کا تقاضہ یہ ہے کہ کھوج لگاؤ پھر سے یہ آپ بہت مشکل ہے۔ مجسٹریٹ غریب کے سامنے جیسا مواد پیش ہوگا ویسا ہی حکم لگا دیگا۔ لہذا عبرت کرو۔

لاہور کے ڈاکٹر محمد عالم کے یہاں سے چار پانچ ہزار کا مال چوری ہوگیا تھا پولیس نے مال کا کھوج لگایا مگر لکھنؤ کے ڈاکٹر اشتیاق حسین کا مال ابھی تک لاپتہ ہے۔ لکھنؤ کی پولیس یقیناً لائق ثنا ہے کیا معنی کہ مال کا پتا لگے تو خیر کوئی ضروری بات نہیں یہی کیا کم ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کی رونق قائم رہی۔ خلیفہ منصور نے بعض مقامات پر ... شہر میں گشت

کہ جب ہمارا قدم یہاں آیا طاعون نوک دم بھاگ گیا۔ شامی حضرت پڑوس یک گیا اور جواب دیا کہ اللہ عادل ہے اسکو طاعون علینا "خدا کی عدالت سے بعید تھا کہ وہ تمہیں اور طاعون کو یکبارگی ہمارے سر پر مسلط کردے" بہرحال ہندیاں انصاف کا ناقص قانون بھی ہے اور طاعون بھی۔ جس قانون سے عدل وسعادت کو تعلق نہ ہو اوس سے رعایا کو چین نہیں مل سکتا۔

ہزہائنس عبدالعزیز ابن سعود نے ایک جدید معاہدہ کیا ہے جیسے اودھ کی تعلقداری کی سند کہنا چاہیے۔ شریف حسین کا معاہدہ اور یہ معاہدہ سامنے رکھا جائے تو حال کھل جائے کہ دونوں میں سے کس کی روش خوف اور خطرے سے قریب ہے۔ وہی مثل ہے کہ ایک عارف کامل نے مسافر کیا ان کے پاس روپیوں کی تھیلی تھی جنگل میں پہونچے تو دل نے کہا کہ یہ ڈاکوؤں کا کمین ہے مال کے ساتھ جان بھی جائیگی تھیلی وہیں پھینک دو اور الفلس فی امان اللہ۔ تھیلی وہیں چھوڑ دی اور راہ لی تھوڑا ایک مسافر صاحب کی نگاہ تھیلی پر پڑی مال مفت ہاتھ لگا جیب میں رکھا آگے بڑھے اور عارف سے دریافت کیا کیوں جناب راستے میں کوئی اندیشہ تو نہیں ہے عارف صاحب نے فرمایا اسوقت بھی جو کچھ ہے پھینک دیجئے۔ اگر وقت اوٹھا لیا ہے تو اندیشہ ہی اندیشہ ہے ورنہ نہیں اوٹھایا تو پھر کچھ ڈر نہیں۔ ہمیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ شریف حسین نے جو کچھ پھینک دیا تھا وہ سلطان نجد صاحب نے ہزہائنس کی جیب میں رکھ دیا ہے۔ راستہ دشوار اور خوفناک ہوگیا ہے۔ کیا عجب ہے کہ وہی مال غیر کی تو یہ شیخ ہزہائنس تعلقدار صاحب کی دم کے ساتھ رہے۔

ایک عرب نے بقر عید کے دن اونٹ کی قربانی کی اور گھر ایک نے کہا ... جناب کیجئے اونٹ ذبح کیا۔ اے حضرت آپ جانتے ہیں ابھی آپ نے اونٹ ذبح کیا۔ خدا وند نعمت آپکو تو معلوم ہی ہوگا بندے نے ابھی اونٹ حلال کیا بعض دوستوں نے اعتراض کیا کہ یا شیخ کہے جاتے ہیں اونٹ ذبح کیا اونٹ حلال کیا اونٹ کی قربانی کی سنتے سنتے کان پک گئے عرب صاحب نے فرمایا کہ سبحان اللہ خدا وند عالم نے حضرت اسمٰعیل کے

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے شربتوں اور عرقیات سے تیار کیے ہوے شربت جو ابدار ہیں بہ نظر صورت میں دلاویز ذائقہ میں خوشبو، لطافت میں بے عدیل ہیں دل اور دماغ کو فرحت، قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو خنکی و تراوٹ بخشتے ہیں۔ شدت عطش کو دور کرتے ہیں جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت خطاہیوم	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسرو	شربت بادام — شربت فالسہ
فی بوتل ۱۲	فی بوتل ۱۲	فی بوتل عہ	فی بوتل ۱۲	فی بوتل ۱۲	فی بوتل ۱۲	فی بوتل ۱۲ — فی بوتل ۱۲
شربت رنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت اناناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدر آبادی	عرق بید مشک لاہوری
فی بوتل ۱۲	فی بوتل ۱۲	فی بوتل ۱۲	فی بوتل ۱۲	فی بوتل ۱۲	فی بوتل ۔۔۔ عہ	فی بوتل ۔۔۔۔ عہ

دواساز بعلت گرانی جکٹ کے مقصود کو یاد رکھیے۔ ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔

قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ۱۲ رقم جنگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — امراض سکلانسی ہیضہ اور پیٹ کے درد کے لیے بہت اکسیر ہے۔ قے، اسہال، پیٹ کا درد، پیچش، تھوڑے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوا ہے۔ بہت پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتی ہیں۔ قیمت ۸ ہر جگہ بکتا ہے۔

دو رشی گج کیسری — یعنی دا دکو جا جلن کے جڑ سے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۸

بال سدھا — بالوں کی کمزوری کو دور کر کے بالوں کو مضبوط اور سیاہ بنانے والی مشہور دوا قیمت ۸ محصول ڈاک خریدار کے ذمہ۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے یہاں کی مصرائی ایجنٹ الفیدر اینڈ سنس بمبئی

مفت! مفت!! مفت!!!

وہ کتاب جس کی ہر ایک کو ضرورت ہے بالکل مفت

[illegible] وہ معاشرت طریقہ حصول تعلیم کی تحریر تمام [illegible] امراض کو دور کر کے [illegible] صحت حاصل کر [illegible] کے [illegible] ہیں [illegible] اچھے شہرت جنے [illegible] کی دوست کتاب [illegible] شاستری جو [illegible] میں مفت [illegible] ایک کارڈ تحریر فرما کر مفت طلب کریں

پتہ: وید شاستری جام نگر کاٹھیا وار

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۲ء

اردو کو زندہ کرنے والے دل کو تازہ کرنے والے سیاسی ادبی اخلاقی مضامین اور کارٹونوں کا مجموعہ جو آئندہ کتب میں محفوظ رکھنے کے قابل ہیں قیمت فی جلد ۔۔۔ مع محصول

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

منقول از سند درگاہ جناب شہید ثالث [illegible]

[illegible] نہایت [illegible] ہے [illegible] ہماری [illegible] سے [illegible] مفت [illegible] علاج [illegible]

حکیم سید نجے نواب بیت الشفا گیا بہار

لطف حیوۃ

[illegible] حکیم [illegible] صاحب [illegible] کی تیار کردہ [illegible] قیمت [illegible]

پتہ: سید قاسم حسین رضوی دفتر اخبار اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے اور

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا یا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک جو اساتذہ فن کی گائی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار [illegible] اس کتاب مین اُن سے نقل کی گئی [illegible] کتاب کے [illegible] ایک معمولی ہارمونیم [illegible] ایک عمر کی محنت کام لیے [illegible]

اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم نہایت مقبول ہوا [illegible] قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی [illegible] المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ